جو لوگوں کے مشورے پر عمل کرتا ہے اور ان کی رائے پر چلتا ہے، یہ ارتفاق کی تصویر ہے اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں ایک باب ارتفاقات کی تشریح و تبسیس کیلئے خاص ہے، جن کو اس میں مختلف فصول بنایا گیا ہے۔ اول وہ ہے جس سے کوئی انسان خالی نہین ہوتا، چاہے وہ کہیں بھی رہتا ہو، ارتفاقِ ثانی آدابِ معاش میں، تیسرا تدبیر منزل میں، چوتھا معاملات میں، پانچواں سیاستِ مدینہ میں، چھٹا سیاستِ مدن اور یہ سیاست مختلف ہوتی ہے، جس کو امام ولی اللہ خلافت کا نام دیتے ہیں اور انسان اس پر اکتفاء نہیں کرتا بلکہ اس کے ساتھ خلافتِ کبری کو ملا دیتا ہے، جس کی مخالفت انسانوں کی جماعت بھی نہیں کر سکتی اور یہ تکمیل ہوتی ہے استعمالِ آلات کی۔

پروفیسر ڈاکٹر حیدر سندھی

تیسرا باب

سندھی زبان کے لہجے اور ان کا لسانی جغرافیہ

سندھ اب جس ملک پاکستان کا ایک حصہ ہے، اس نے خود یہ ملک بنانے میں بڑا اہم کردار ادا کیا اور اس کی تعمیر کے لیے تاریخی قربانیاں دی ہیں۔ آج اگرچہ سندھ کا رقبہ سکڑ کر صوبے تک محدود ہو گیا ہے، جس کے تھوڑے سے اضلاع ہیں، لیکن ماضی میں سندھ کی سرحدیں اس خطۂ زمین سے بھی وسیع تھیں، جس خطے کو اب پاکستان کے نقشے میں دیکھا جا سکتا ہے۔ غالباً ان سابقہ تعلقات کی بنا پر اب جو زبانیں پاکستان میں بولی جاتی ہیں اُن میں ساٹھ فی صد لغات وہی ہیں، جن کی دعویدار سندھی بھی ہے۔

سندھی زبان کے نقوش تلاش کرنے کے لیے راقم نے اکتوبر ۱۹۹۶ء میں پاکستان کے ان شمالی علاقہ جات کا سفر کیا، جہاں تروالی (Torwali)، اترور (Utror) اور اوشو (Ushu) وادیاں ہیں اور وہاں پر بولی جانے والی ''بولیوں'' کو اب کالامی کوہستانی کہا جاتا ہے۔ کالامی کوہستانی ضلع دیر کی پنج کور ندی پار کر کے تھل، لاموتی، باری کوٹ، بیار، کال کوٹ اور اجکوٹ یا پترک جیسی چھوٹی چھوٹی وادیوں میں بھی بولی جاتی ہے۔

اس تمام علاقے میں بولی جانے والی زبان کو اگرچہ اب کالامی کوہستانی کہا جاتا ہے لیکن ماضی میں مارگینسٹرن (Morgenstrierne) نے یہاں رائج تمام بولیوں کو ''بشکرک'' (Bashkarik) لکھا جسے ممتاز محقق بڈلف (Biddulph) نے بھی اپنی تصانیف میں استعمال کیا لیکن ''ہندوستانی زبانوں کا لسانی جائزہ'' کے مصنف گریئرسن نے ایک نیا لفظ ''گاوری'' (Gawri) رائج کیا جبکہ ایک اور محقق

رینش(Rensch) نے پہلی بار انہیں کالامی(Kalami) کہا تھا۔

البتہ گریئرسن کی طرف سے ان بولیوں کو ملنے والا یہ نام "گاوری" (Gawri) اپنے پس منظر میں ایک مکمل اور مستند تاریخ رکھتا ہے۔ "پانی" نے بھی چوتھی صدی عیسوی میں یہی لفظ "گاوری" استعمال کیا تھا جو کہ اس زمانے میں موجود ایک ندی "پنجکور" کے لیے تھا۔ یہ ندی جس وادی سے گزرتی ہے وہ ضلع دیر کا حصہ ہے اور اسے "مساکا" (Massaka) کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ یہی وہ "مساکا" وادی ہے جہاں سکندر اعظم کو مقامی "گوراء اوء" (Gauraioi) نامی آبادی کے ساتھ سخت مقابلہ کرنا پڑا تھا۔ ٹولے (Ptolemy) نے مذکورہ آبادی کو گوریایا (Goryaia) کہا ہے: (☆)

کالامی	سندھی	اردو ترجمہ
آن	آنو	انڈہ
آٹ	اٹو	آٹا
آدل	آدھیلو	آدھیلہ
آنگار	انگار	انگارہ
آنگیر	آنگر	انگلی
بادر	بہادر	بہادر
بانگ	بانگ	بانگ (اذان)
بات	بھت	بھات (پکے چاول / پلاؤ)
بادہ، بہاد	وہاںءُ	بیاہ، شادی

(☆) گمان غالب ہے کہ پنجاب کے قبیلے "گورایہ" اور سندھی قبیلے "گوراھا" کا تعلق مذکورہ وادی سے ہو جس کا ذکر پانی اور ٹولے نے کیا ہے۔ (مصنف)

کالامی	سندھی	اردو ترجمہ
بکر	بکر	بکرا
بچھور	وچھیر	گائے کا ایک سال کا بچھڑا یا گھوڑی کا بڑا بچہ
بانش	بانس / کام / ورو	بانس
بش (بیٹھ)	ھُش (اونٹ کو بٹھانے کے لیے)	بیٹھ
بریم / بروون	بھروں	Eye Brow
بشترا	بسترو	بستر
بووئی	بیوی / زال	بیوی
چچ / مہمان	چچ / مہمان	مہمان
چاٹی	چاٹی	چاٹی
چارپایہ	چوپایو	چوپایہ / جانور
چکڑ	چکڑ	کیچڑ
چلکو	چلکو	چمکنا To Glitter
چھیل	چھیلی	بکری کی بچھی
چھنجیل	چھنیل	Torn
چیش	سس	ساس
چور	چار	Four
چھانن	چھانن	چھاننا Syting

کالامی	سندھی	اردو ترجمہ
جھیر	کھیر	دودھ
داو	ڈاڈو	دادا
دوال	دیوار	دیوار
در	در	دروازہ
دش	ڈہ	دس
دئر	ڈیر	دیور
دئیل	ڈنل	دیا ہوا
دوس	دوست	دوست
ڈڈ	ڈڈھ	Below chestڈھڈا
دئی	دھئی	بیٹی وغیرہ
ڈیوہ	ڈیو	دیوہ

مذکورہ فہرست سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً تمام الفاظ وہ ہیں جو سندھی زبان میں مروج ہیں، جبکہ اکثر الفاظ پاکستان کی بیشتر زبانوں میں بھی بولے جاتے ہیں۔

دوسری بات دوران تحقیق یہ بھی معلوم ہوئی ہے کہ خالص سندھی سات اصوات مثلاً ب ن د ج ح گ ڳ ان وادیوں میں بولی جانے والی بولیوں میں ابھی تک موجود ہیں۔ تیسری بات یہ بھی سامنے آئی ہے کہ کالامی بولی اور سندھی دونوں میں، زیادہ تر تذکیر و تانیث، جمع واحد، حروف جار اور اسم صفات کی ترتیب وتراکیب وغیرہ میں بھی جتنا فرق ہونا چاہیے، اتنا نظر نہیں آتا۔

یہ قدر مشترک اس تاریخی قربت کی گواہی دیتی ہے جو ماضی میں سندھی اور ان وادیوں میں

بولی جانے الی زبانوں کے درمیان ہی ہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ "رائے گھرانے کے پانچ بادشاہوں رائے دیوائج، رائے سیھرس اول، رائے سہاسی اول، رائے سیھرس دوم اور رائے سہاسی دوم نے ۴۵۰ء تا ۶۴۲ء تک مجموعی طور پر تقریباً دو صدیوں تک سندھ پر حکمرانی کی ہے۔(۱) رائے سیھرس کے زمانے میں سندھ کی سرحدوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ "رائے سیھرس کے دور میں سندھ کی سرحدیں مشرق میں کشمیر، مغرب میں مکران، جنوب میں ساحل سمندر اور شمال میں کیکیہ دیس تک پھیلی ہوئی تھیں۔"(۲)

قدیم تاریخ سندھ نے ان سرحدوں کو قدرے وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اس کے مطابق "جب موریہ خاندان زوال پذیر تھا تو سندھ میں ان دنوں رائے گھرانہ عروج پر تھا۔ اس کی ملکی حدود میں سارا پنجاب، تمام راجپوتانہ، اراولی، پہاڑیاں، گجرات، سورت، بندر اور شمال میں ہملمند ندی کا علاقہ شامل تھا۔"(۳)

بعد ازاں حکومت، چچ کے سربراہی میں براہموں کے قبضے میں آئی تو سندھ کی سرحدیں راجپوتانہ، راجستھان، گجرات اور مکران کی طرف وسیع ہوئیں اور یہ علاقے بھی سلطنت سندھ میں شامل ہوئے۔ سندھ کی سرحدوں نے سکڑنا اس وقت شروع کیا جب چچ کے ہاتھ سے حکومت نکل کر راجا ڈاہر کے قبضے میں آئی اور راجا ڈاہر کی انتظامی امور پر گرفت سازشوں کی وجہ سے ڈھیلی پڑتی گئی۔

اسی راجہ ڈاہر کے دنوں میں سندھ عربوں کے ہاتھوں فتح ہوا۔ بعد میں عرب بھی اگرچہ اڑھائی سو سال تک سندھ پر حکمرانی کرتے رہے لیکن، سرحدیں بدستور سکڑتی رہیں۔ جس کی وجہ سے محدود علاقے میں سندھی زبان کی ترقی تو برقرار رہی لیکن اس کے ساتھ بولی جانے والی زبانیں اب اس کی ہمسایہ کہلانے لگیں۔

ایسی صورت حال بلوچستان کے سبی، قلات، جھالاوان، ساراوان، مکران، لس بیلا اور پنجاب

میں ملتان، بہاولپور، دیرہ جات، لنڈی کے علاقے میں نظر آتی ہے، جہاں ماضی میں سندھ، سندھی زبان اور سندھی ثقافت سے ان علاقوں کی قربت زیادہ تھی لیکن اب وہاں کی زبانیں اور ثقافت میں قدرے تبدیلیاں آنے لگیں۔

اب بھی چکوال اور اٹک کے کچھ حصے کو ملاکر ''دھنی ثقافت'' کا علاقہ کہا جاتا ہے۔ سندھ کے راجا سہر س کے دنوں میں یہ خطہ نہ صرف شہزادی کیکیہ کے جہیز میں دیا گیا بلکہ اسے ماحول بھی سندھی مہیا کرنے سے کافی سندھی قبائل یہاں بھیجے گئے اور علاقے کو تاریخ میں کیکیہ دیس کہا گیا (۴) یہاں کی زبان، اٹک کے علاقے چھچھ تک آج بھی سندھی سے گہری قربت رکھتی ہے۔

چنانچہ سندھی کو میرپور آزاد کشمیر سمیت جن شمالی علاقوں کی زبانوں، ہزارہ سے لے کر پشاور، بنوں اور کوہاٹ میں بولی جانے والی ہندکو (Hindko)، ضلع اٹک کی مختلف بولیوں، چکوال یا کیکیہ دیس کی بولی، ضلع میانوالی کی بولی، راولپنڈی کے آس پاس کی پوٹھواری، لھندی، دیرہ جاتی اور سرائیکی وغیرہ کو ایک ہی صف میں کھڑا کرنے سے ان کا مزید مطالعہ کرنے کو جی چاہتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ............ اگرچہ سندھی کا ان سے براہ راست تعلق صدیوں پہلے ٹوٹ چکا اور ان بولیوں والے علاقوں یا سندھ میں ذریعہ تعلیم میں فرق رہا اور صحافتی سرگرمیاں بھی سندھ میں سندھی ہیں جبکہ ان علاقوں پر فارسی اور اردو چھائی رہیں لیکن اس کے باوجود ان سب کی اکثر خصوصیات، یا نقش و نگار ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔ اس کی وجوہات معلوم کرنے کو جا چاہتا ہے کہ کیوں، یہ سب اب تک سندھی کی ہمشکل ہیں اور خدوخال میں بھی سندھی سے کس وجہ سے ملتی جلتی ہیں۔ (۵)

بلوچستان کے علاقے قلات میں تو ۱۹۶۱ء میں بھی سندھی بولنے والوں کا حصہ ۲۵ فیصد تھا۔ قلات کے قریب ہی گنداوہ کا علاقہ ہے، جس میں سبی اور کچھی بھی شامل ہے یہ سارا علاقہ نہ صرف ماضی بعد بلکہ ماضی قریب میں بھی سندھ کا ہی حصہ رہا جس کی وجہ سے ہاں کے لوگ سندھی سے برسوں کی

جدائی کے باوجود اب بھی پیار کرتے ہیں اور سندھی بولتے ہیں۔(۶)

بلوچستان کے ہی کیچ، مکران اور لس بیلا کے لوگ آج بھی سندھی بولتے ہیں۔ سندھی کے مشرقی علاقے مثلاً راجستھان، کچھ کاٹھیاواڑ، گجرات اور سورت سے لے کر چولستان تک سندھی بولی جاتی ہے۔ چنانچہ جس وقت سندھی کے لہجوں کی بات کی جاتی ہے تو ان سب علاقوں کے تاریخی تسلسل کی بات بھی کرنی چاہئے۔

مختصراً یہ کہنا مناسب ہوگا کہ، سندھی کے دو طرح کے لہجے زیر تذکرہ آئیں گے۔ فطری لہجے اور طبعی لہجے۔ (الف) فطری لہجے وہ ہیں جن کے ساتھ ماضی میں سندھی کا فطری اور اٹوٹ رشتہ رہا اور اب بھی برقرار ہے۔ اگرچہ زمینی، تعلیمی، تدریس، تبلیغی اور سیاسی وسماجی سطحوں پر ان کے اپنے مرکزی اور معیاری لہجے سے کسی طرح کا کوئی رابطہ نہیں ہے۔ ایسے لہجوں کا ذکر درج ذیل کیا جاتا ہے۔

i- **کچھی لہجہ** : صحرائے رن کچھ سندھ کے مشرق میں ہے اور پاک بھارت کی سرحدیں الگ کرتا ہے۔ یہاں آباد لوگوں کا لباس، مزاج اور خوراک وغیرہ اپنے طبعی حالات کے ماتحت ہیں۔ ہر چیز سندھ کی باقی آبادی سے قدرے مختلف ہے لیکن زبان ایک ہے۔ اس زبان کو یہاں کے علاقے کی نسبت سے کچھی کہا جاتا ہے۔

ii- **کاٹھیاواڑی** : وکرماجیت کے دور میں سندھ کے کئی خاندان کاٹھیاواڑ میں جاکر آباد ہوئے تھے اور جب کھتریوں نے حکومت بنا کر اروڑ (روہڑی) کو اپنا دارالخلافہ بنایا (۷) تب سے، سندھیوں کی سماجی، سیاسی اور اقتصادی تعلقات کے علاوہ لسانی روابط بھی کاٹھیاواڑ سے مزید مستحکم ہوئے۔ سندھ کے مشہور تاریخی قصے سورٹھ رائے ڈیاچ کا تعلق بھی اسی علاقے سے ہے۔ یہاں کی بولی، کچھی کی ہمعصر ہے۔

iii- **راجستھانی** : کئی مدتیں پیشتر سندھ اور سندھیوں کے راجستھان سے سیاسی، سماجی اور

جغرافیائی و تاریخی رشتے ناطے تھے لیکن اب اگرچہ جغرافیائی، سیاسی اور سماجی سطحیں اتنی پختہ نہیں رہیں تاہم لسانی تعلق اب بھی برقرار ہے۔ راجستھان کافی وسیع علاقہ ہے جس میں ''ڈھٹ'' اور ''تھر'' جیسے ریگستان بھی سمو چکے ہیں۔ اس سارے علاقے میں رائج سندھی بولی کو راجستھانی کہا جاتا ہے۔

iv- گنداوی : بلوچستان کے علاقے بھاگ، ناڑی، ساراوان، جھالاوان، سبی اور قلات کو مجموعی در پر ''گنداوہ'' کہا جاتا ہے۔ یہ علاقے ماضی بعید سے لے کر سندھ کا حصہ رہے اور سن ۱۲۱۰ء میں جب سندھ پر قباچہ کی حکومت تھی تب بھی گنداوہ کا علاقہ سندھ میں شامل رہا۔ (۸) چنانچہ تب سے یہاں سندھی بولنے میں آتی ہے۔ اب اگرچہ صدیاں ہوئیں کہ مرکزی سندھی سے اس کا براہ راست کوئی رابطہ نہیں رہا اور نہ یہاں سندھی کو ذریعہ تعلیم ہونے کا صدیوں سے موقع ملا ہے لیکن اس کے باوجود لوگ، سندھی زبان کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ یہاں کی سندھی کو گنداوی کہا جاتا ہے۔

v- ذکری : سبی کے ہی ایک حصے میں ذکری بھی رائج ہے۔ ذکری کی وجہ یہ ہے کہ یہاں آباد لوگ خود کو ''ذکری'' کہتے ہیں چنانچہ جو زبان بولی جاتی ہے اسے بھی ذکری ہی کہا جاتا ہے۔

vi- لاسو بولی : بلوچستان کے لس بیلا میں بسنے والوں کو لاسی اور بولی کو بھی لاسی کہا جاتا ہے۔ سندھ پر ماضی میں آئے دن مختلف سمتوں سے بیرونی یلغاریں ہوا کرتی تھیں۔ انھیں روکنے کے لیے ماضی کے حکمرانوں نے اپنے وفادار قبیلے مختلف مقامات پر آباد کیے۔ یہ روایت رائی گھرانے سے چلی لیکن جب سمہ سندھ کے حکمران ہوئے تو انھوں نے بھی وہی روش اختیار کیے رکھی۔ حالانکہ یہاں سومرہ خاندان کی شاخ صابرا بھی بڑی تعداد میں آباد ہیں۔

رونجھا، سمہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں، جنھیں لس بیلا میں آزاد ہونے کا موقع ملا اور انھوں نے یہاں تقریباً تین سو سال حکومت کی۔ (۹) بعد میں دوسرا سندھی قبیلہ نومڑیا یا برفت بھی یہاں سن ۱۷۴۰ء تک حکمران رہا۔ (۱۰) بعد ازاں یہاں کی حکومت ایک اور سندھی خاندان کوریجہ کے ہاتھ

میں آئی جو ۲۱۴ سال (۱۹۵۶ء) تک یہاں بر سر اقتدار رہا۔ اس مختصر تاریخ سے یہاں بولی جانے والی سندھی کا اپنے مرکز سے تعلق کا پتہ تو چلتا ہے لیکن وہ تعلق بھی صدیاں ہوئیں کہ بر قرار نہیں رہ سکا۔ تاہم سندھی لس بیلا کی اہم زبان بن چکی ہے۔ اس لیے یہاں جو سندھی رائج ہے، اسے اپنے علاقے کی نسبت سے ''لاسی'' کہا جاتا ہے۔ ''لاسی'' بولنے والے لوگ اب بھی سندھی سے پیار کرتے ہیں اور اپنے بچوں کو سندھی پڑھانے کے خواہشمند ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ جب بھی لسبیلہ سے کوئی مخلص اور دھرتی کا مقروض شخص اقتدار میں آیا تو سندھی کو ذریعہ تعلیم بنا کر عوام اور زبان دونوں کا قرض اتارے گا۔

vii- جدگالی : لسبیلہ کے ہی ایک حصے میں جت قبائل کی کثیر آبادی ہے۔ انھیں پانچویں صدی عیسوی میں رائے دیوائج نے فوجی ملازمتیں دے کر یہاں لس بیلے میں آباد کیا جہاں سے ایران کے سرحدی علاقے بھی قریب تھے۔ (۱۱) لسبیلے میں ان کی آبادی قابل ذکر ہے اور انھیں جدگال یا جت اور ان کی بولی کو جت + گالی (یعنی جس بولی میں جت بولتے ہیں) کہا جاتا ہے۔ اسے جدگالی بھی بولا جاتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہی جت، عربی میں زط، جرمنی میں سنتی (سندھی)، فرانس اور یورپ میں جپسی کے ناموں سے مشہور ہیں۔

viii- کیچی : بلوچستان کا ایک علاقہ کیچ کے نام سے مشہور ہے۔ اس علاقے سے ''پنھوں'' کا کردار وابستہ ہے جس داستان میں ''سسئی'' کو مجسمۂ عظمت و ہمت ثابت کیا گیا ہے۔ پاکستان کی یہ واحد داستان ہے جسے سندھ، پنجاب اور بلوچستان میں یکساں مقبولیت حاصل ہے۔ اس لحاظ سے سسی پنھوں کے قصے کو ''قومی لوک قصے'' کی حیثیت دے دینی چاہیے۔ کیچ میں بھی سندھی بولی جاتی ہے اور خطے کی نسبت سے اسے ''کیچی'' کہا جاتا ہے۔ (۲۱)

ix- لوری چینئی : بلوچوں کا ایک قبیلہ لورہ مکران کے بڑے حصے میں آباد ہے۔ یہ لوگ جو زبان

بولتے ہیں اس میں اگرچہ بلوچ بڑی تعداد میں شامل ہے لیکن سندھی پھر بھی نمایاں نظر آتی ہے۔اس سندھی کو لوری چینی (لورہ جو زبان بولتے ہیں) کہا جاتا ہے۔لورہ اور مید پیسے کے اعتبار سے اب ماہی گیر بن گئے ہیں۔ تاہم موسیقی ان لوگوں کے خون میں شامل ہے۔

(ب) طبعی لہجے: سن ۱۹۴۷ء کے بعد سے، سندھ پاکستان کے ایک صوبے کی شکل میں نقشے پر نمودار ہوا۔ جو سندھی زبان، صوبہ سندھ میں بولی جاتی ہے، اس کے لہجے صوبے کے طبعی حالات کے مطابق پکارے جاتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

۱-لاڑی: سندھ میں لفظ "لاڑ" ڈھلوان کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔چونکہ سندھ کے زیریں حصے کو "لاڑ" کہا جاتا ہے۔اس لیے ایک طرف ہالا، مٹیاری اور دوسری طرف ٹنڈو آدم سے حیدر آباد، بدین، تھرپارکر، ٹھٹھہ اور کراچی کے تمام اضلاع "لاڑ" کے محاورے میں شامل ہیں۔یہاں جو سندھی بولی جاتی ہے، اسے زمینی ڈھلوان کی نسبت سے "لاڑی" کہا جاتا ہے۔

۲-کوہستانی: مغربی سندھ کا بلوچستان سے ملحقہ تقریباً سارا علاقہ پہاڑی ہے جسے "کوہستانی" کہا جاتا ہے۔ سندھی کی جو بولی ہاں رائج ہے اسے کوہستانی کہا جاتا ہے۔

۳-سرائیکی: دریائے سندھ سے وادیٔ سندھ کی شناخت ہے۔اسی دریا کے ساتھ ساتھ شمال کی طرف سفر کیا جائے تو طبعی طور پہ ہر قدم سطح سمندر سے اونچائی کی طرف اٹھتا جاتا ہے۔ سندھی زبان میں اونچائی کو "سرد" بھی کہا جاتا ہے۔ شمالی سندھ میں جو لوگ ملتان، بہاولپور اور دیرہ جات وغیرہ میں آباد ہیں، انھیں سرائی کہا جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے "سرو" کے علاقے میں رہنے والے لوگ "سرائی" جو زبان بولتے ہیں اسے سرائیکی یعنی سرائیوں کی بولی کہا جاتا ہے۔ اس میں اگرچہ ہمسایہ زبانوں کی آمیزش موجود ہے لیکن بیشتر خصوصیات ابھی اس کے محور اور معیاری لہجے سندھی کے موجود ہیں۔

۴-وچولی : سندھی زبان میں مرکز کو "وچ" کہا جاتا ہے اور اسی نسبت سے یہاں "وچ" (مرکز) کے علاقے میں مروجہ بولی کو وچولی یعنی مرکزی کہا جاتا ہے۔

"وچولی" بولی ہر سندھی شخص کا معیاری لہجہ ہے۔ ۱۸۴۳ء میں جب سندھ میں انگریزی دور حکومت شروع ہوا اور سندھی زبان کو سرکاری حیثیت دینے کا حکم نامہ جاری ہوا تو اس "وچولی" کو معیاری لہجہ تسلیم کیا گیا۔ چنانچہ اس زمانے سے لے کر شعر و شاعری، ادب تحقیق، دفتری کام کاج، عدالتی کارروائی، ہر قسم کی خط و کتابت، صحافتی سرگرمیاں اور نصابی ضروریات، وچولی بولی کے ذریعے پوری ہوتی ہیں۔ نیز ہر قسم کی تحریر، تقریر، تبلیغ، تجارت، کاروبار اور ہر قسم کی لین دین کی عبارت کے لیے بھی "وچولی بولی" استعمال کی جاتی ہے۔

حوالہ جات

۱-قدوسی، اعجاز الحق، تاریخ سندھ (حصہ اول) لاہور، ۱۹۷۱ء

۲-شیدائی، مولائی رحمیداد خان، تمدن سندھ، سندھ یونیورسٹی حیدر آباد سندھ، ۱۹۵۹ء

۳-علی، کوفی چچنامو (تاریخ سندھ) سندھی ادبی بورڈ، کراچی سندھ ۱۹۵۴ء

۴-بیگ، انور اعوان، دھنی ثقافت، چکوال، ۱۹۶۸ء، نیز ملاحظہ فرمائیں چچنامو، ایضاً

5. Census Report, District Cibi, Govt of Pakistn 1961.

۶-نصیر، گل خان، تاریخ بلوچستان (حصہ اول) کوئٹہ بلوچستان ۱۹۵۲ء- نیز دیکھیے چچنامو، ایضاً

۷-کتھری، رامچندر، ھنگلاج جی یاترا، کراچی ۱۹۷۴ء نیز ملاحظہ ہو، تمدن سندھ، ایضاً

۸-نصیر، گل خان، تاریخ بلوچستان، ایضاً

۹-بلوچ، ڈاکٹر نبی بخش خان، بیلاین جابول، زیب ادبی مرکز، حیدر آباد سندھ ۱۹۷۳ء

۱۰-ایضاً

۱۱-شیدائی، مولائی رحمیداد خان، جنت السندھ، سندھی ادبی بورڈ، حیدر آباد سندھ ۱۹۵۸ء

۱۲-الانا، ڈاکٹر غلام علی، سندھی بولی جی لسانی جاگرافی، حیدر آباد سندھ ۱۹۹۵ء